www.PapaCambridge.com

UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education
Advanced Subsidiary Level and Advanced Level

**URDU** **8686/02**
**9686/02**

Paper 2 Reading and Writing May/June 2007

**1 hour 45 minutes**

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

**READ THESE INSTRUCTIONS FIRST**

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

Answer **all** questions.
Write your answers in **Urdu**.
Dictionaries are **not** permitted.
You should keep to any word limit given in the questions.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

**مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔**

اگر آپ کو جواب لکھنے کی کاپی ملے تو اس پر دی گئی ہدایتوں پر عمل کریں۔

جواب لکھنے کی کاپی میں مہیا کی گئی جگہوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔

صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔

اسٹیپل، پیپر کلپ، ہائی لائٹر، گوند، کریکشن فلوئڈ مت استعمال کریں۔

لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

ہر سوال کا جواب دیں۔

اپنے جوابات اردو ہی میں لکھیں۔

آپ کا ہر جواب دی گئی حدود کے اندر ہونا چاہیئے۔

اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیاں استعمال کریں، تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتھی کر دیں۔

اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں: [ ]

This document consists of **5** printed pages and **3** blank pages.

SP (SC/TL) T31927/6
© UCLES 2007

UNIVERSITY *of* CAMBRIDGE
International Examinations

**[Turn over**

www.PapaCambridge.com

## Section 1

**مندرجہ ذیل عبارت پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔**

آج کل نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے زیادہ تر ممالک میں رشوت خوری کا مسئلہ زیرِ بحث ہے۔ اس امر پر بحث کرنے سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ در اصل رشوت کیا چیز ہے؟ اگر آپ لغت پر نظر ڈالیں تو یہ بات سامنے آئیگی کہ رشوت خوری کی دو مختلف صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ ہوتی ہے کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو پیسے یا کسی قسم کا فائدہ دے کر اپنا کام کرائے۔ مثلاً: ایک تاجر کسی سرکاری افسر کو لفافے میں ایک لاکھ روپے کی رقم دیتا ہے جس کے عوض اسے کسی چیز کو درآمد کرنے کا لائسنس مل جاتا ہے۔ دوسری صورت میں ایک شخص دوسرے شخص کو کسی بات کو چھپانے کے لیے پیسے دیتا ہے، مثلاً: ایک آدمی گاڑی چلاتے چلاتے لال بتی کو نظرانداز کر دیتا ہے۔ پولیس کا سپاہی اسے روک دیتا ہے اور کاغذات مانگتا ہے۔ کاغذات میں چند ایک نوٹ چھپے ہوتے ہیں۔ سپاہی پیسے لے کر ڈرائیور کو آگے جانے کا اشارہ کر دیتا ہے۔

ان دونوں صورتوں میں کیا فرق نظر آتا ہے؟ بات یہ ہے کہ پہلی صورت میں ایک آدمی کو اپنے فرائض سرانجام دینے کے لیے پیسے ملتے ہیں جب کہ دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک شخص قواعد کی خلاف ورزی کرنے کے لیے پیسے حاصل کرتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ دونوں صورتیں غیر قانونی ہیں مگر ان دونوں میں سے کیا ایک صورت کسی حد تک کم درجے کی برائی ہے؟ یا کیا رشوت خوری ہر صورت میں ناجائز ہے؟ میں اس مضمون میں آپ کے سامنے چند دلائل پیش کرنا چاہتا ہوں جن کے پڑھنے کے بعد آپ سمجھیں گے کہ پہلی قسم کی رشوت خوری نہ صرف معاشرے کی ناگزیر حقیقت ہے بلکہ دینے والے کو، لینے والے کو اور معاشرے کو بھی فائدہ پہنچاتی ہے۔

عام طور پر لوگ اس وقت رشوت دیتے ہیں جب ان کے ملک کے اندر سیاسی، اقتصادی اور سماجی صورتِ حال اچھی نہیں ہوتی۔ اس لیے جو کچھ وہ کسی ادارے سے کرانا چاہتے ہیں وہ نہیں کرا سکتے، یعنی، مقررہ نظام ٹھیک نہیں ہوتا۔ کسی سرکاری شعبہ کے افسر کا فرض یہ ہے کہ وہ درخواست دینے والوں کو اپنا کام کرنے کی اجازت دے۔ سرکاری افسر اس وقت رشوت کھاتا ہے جب وہ اپنی تنخواہ پر گزارہ نہیں کر پاتا۔ رشوت کے بغیر سرکاری نظام پوری طرح ناکام ہوجائے گا کیونکہ رشوت کے بغیر افسروں میں کام کرنے کا کوئی جذبہ نہیں ہوتا۔ رشوت خوری کی شرح کا انحصار کسی ملک کے خراب اقتصادی صورتِ حال اور سیاسی بدنظمی پر ہوتا ہے۔

جب مغربی کمپنیاں اور ادارے غریب ملکوں میں کام کرنا شروع کرتے ہیں تو ان کو جلد ہی محسوس ہوجاتا ہے کہ وہ اپنا کام کیوں نہیں چلا سکتے؟ پھر پتہ چلتا ہے کہ فلاں ملک میں رشوت دینا نہ صرف عام ہے بلکہ اس کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا! اور جب کام نہیں چلتا تو کسی کو فائدہ نہیں ہوسکتا۔ اسی لیے نہ ترقی پذیر ملک ترقی کرسکتا ہے نہ ترقی یافتہ ملک پیسے کما سکتا ہے۔ غیر ملکی کمپنیوں پر الزام لگانا ناجائز ہے کیونکہ وہ دوسرے ملکوں کی اندرونی صورتِ حال پر کچھ اثر نہیں ڈال سکتیں۔ مختصراً، رشوت دینے اور لینے سے اگر کسی کو فائدہ پہنچتا ہو اور ملک کا نظام چل رہا ہو تو اس میں کیا ہرج ہے؟ یعنی، جیسا دیس ویسا بھیس!

www.PapaCambridge.com

۱۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کے معنی واضح ہوں۔

بحث ۔ عوض ۔ دلائل ۔ صورتِ حال ۔ اندرونی ۔

[Total: 5 marks]

۲۔ مندرجہ ذیل فقروں کے ہم معنی فقرے عبارت سے نکالکر لکھیے۔

اکثر ملکوں میں ۔ جس کے بدلے ۔ غیر قانونی کام ۔

پیسے کافی نہیں ہیں ۔ ناقص مالی حالات ۔

[Total: 5 marks]

۳۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب اردو میں جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

[ ہر سوال کے بعد دیے گئے مارکس لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۵ مارکس تک دیے جا سکتے ہیں۔]

(کُل ۱۵ + ۵ = ۲۰ مارکس)

ا: مصنف نے رشوت کی کن دو اقسام کا تذکرہ کیا؟ [2]

ب: عبارت میں دی گئی مثالیں مناسب ہیں کہ نہیں۔ اپنے جواب کی وضاحت کیجیے۔ [3]

ج: ترقی پذیر ممالک میں مغربی کمپنیوں کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ تفصیل سے بتائیے۔ [3]

د: محاورہ ''جیسا دیس، ویسا بھیس'' مصنف نے کس مقصد کے لیے استعمال کیا؟ [3]

ر: آپ کی نظر میں رشوت کی اصل وجوہات کیا ہیں؟ [4]

[Total: 15 + 5 for Quality of Language = 20 marks]

## Section 2

www.PapaCambridge.com

ذیل عبارت پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

رشوت خوری کو کم کرنے میں معاشرے کا نظام اہم ترین کردار ادا کرتا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے رشوت خوری کے خلاف موئثر پالیسی بنانا اس جانب پہلا قدم ہوتا ہے۔ لہٰذہ جو شہری رشوت دینے کی مجبوری برداشت کرتے ہیں وہ خود مسئلے کا حِصّہ بن جاتے ہیں۔ اس سے نہ صرف سرکاری افسر اپنے عہدے کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں بلکہ لوگوں کے لیے آسان ترین راستے اختیار کرنے کی سہولت بھی ہو جاتی ہے۔

ہر معاشرے میں ایسے لوگ موجود ہوتے ہیں جو قانون توڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اگر معاشرے میں اخلاقی اور سیاسی خامیاں ہوں تو اس قسم کے لوگ زیادہ ہوں گے۔ رشوت خوری کو کسی بھی صورت میں جائز کہنا درست نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ بہت سنگین جرم ہے جو نہ صرف جمہوریت کے اصولوں کو بلکہ ملک کے اقتصادی نظام کو بھی نقصان پہنچاتی ہے۔ اس کی وجہ سے سیاسی مسائل پیدا ہونے کا امکان بھی ہو جاتا ہے کیونکہ رشوت کی وجہ سے لوگ غربت کے جال سے نہیں نکل پاتے۔ بہت سے سرکاری افسر اس لیے رشوت کھاتے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے عہدے حاصل کرنے کے لیے بہت سے پیسے دیے ہوتے ہیں۔ اس لیے رشوت خوری کا چکر مسلسل جاری ہے اور فطری طور پر عہدہ دار اپنے مفاد کو معاشرے کے مفاد پر زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔

ترقی پذیر ملکوں کی اس صورتِ حال کے ذمہ دار ترقی یافتہ ممالک بھی ہیں کیونکہ وہ رشوت دینے والے ہیں۔ ان کے سرکاری اداروں اور بڑی بین الاقوامی کمپنیوں کے عملے رشوت دیتے ہیں مگر سرکاری ادارے اور بڑی کمپنیوں کے بڑے بڑے عہدہ دار ہیں جو رقم وصول کرتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں ترقی پذیر ممالک کے شہریوں کو مقررہ مالی اور معاشرتی فوائد سے محروم کیا جاتا ہے۔ یعنی امیر ممالک کے لوگ غریب ملکوں کے لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ وہ اپنے ملکوں میں بھی نقصان پہنچاتے ہیں کیونکہ جو پیسے ترقی پذیر ملکوں کے افسروں کے ہاتھ آتے ہیں امیر ملکوں کے دیئے گئے ٹیکسوں سے فراہم ہوتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان امیر ممالک کی حکومتیں ان اداروں اور کمپنیوں کے لیے غریب ملکوں کے افسروں کو رشوت دینا غیر قانونی قرار دیں۔ اس کے علاوہ بین الاقوامی تجارت کی تمام تر تفصیلات کی وضاحت بھی ہونی چاہیے۔ یاد رکھیے کہ موجودہ دور میں ترقی یافتہ ممالک غریب ملکوں کے معاملات میں بہت مداخلت کرتے ہیں اور بین الاقوامی قرضوں نے ان ملکوں کے بے چارے باشندوں پر بے حد بوجھ ڈال دیا ہے۔ وہ رقم جو ترقی پذیر ملک کو امداد کے طور پر دی جاتی ہے اور اس رقم کا بدعنوان افسروں کی جیبوں میں غائب ہو جانا بالکل ناجائز ہے۔ اور اس بات کو غیر قانونی قرار دینا فوری طور پر بہت ضروری ہے۔

www.PapaCambridge.com

۴ [illegible]ذیل سوالوں کے مختصر جواب اردو میں جہاں تک ممکن ہو اپنے **الفاظ میں** لکھیے۔

[ہر سوال کے بعد دیے گئے مارکس لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۵ مارکس تک دیے جا سکتے ہیں۔]

[کُل ۱۵ + ۵ = ۲۰ مارکس]

ا: رشوت خوری کے بارے میں ایک عام شہری کا موجودہ کردار کیا ہے اور اس کی کیا ذمہ داری ہونی چاہیے؟ [2]

ب: مصنف نے کیوں لکھا کہ ''رشوت خوری کا چکر مسلسل جاری ہے''؟ [3]

ج: امیر ملکوں پر ترقی پذیر ممالک میں رشوت خوری کے کیا اثرات ہیں؟ [3]

د: رشوت خوری پر قابو پانے میں ترقی یافتہ ممالک کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟ اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔ [3]

ر: آپ کے ملک میں رشوت خوری کا انسداد کیسے کیا جا سکتا ہے؟ اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔ [4]

[Total: 15 + 5 for Quality of Language = 20 marks]

۵۔ (الف) دونوں عبارتوں میں دیے گئے رشوت خوری کے بارے میں نظریات کا موازنہ کیجیے۔ [10]

۵۔ (ب) رشوت خوری کے معاملے میں آپ اپنے ذاتی مفاد کو ترجیح دیں گے یا ملکی مفاد کو؟ اور کیوں؟ [5]

سوال کا جواب مجموعی طور پر ۱۴۰ الفاظ پر مشتمل اردو میں لکھیے۔

[اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے ۵ مارکس تک دیئے جا سکتے ہیں: [5] ]

[Total: 20 marks]

**BLANK PAGE**

www.PapaCambridge.com

BLANK PAGE

www.PapaCambridge.com

www.PapaCambridge.com

**BLANK PAGE**

*Copyright Acknowledgements:*

Section 1 © www.idebate.org 4 November 20005.
Section 2 © www.idebate.org 4 November 20005.

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.